روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 23 نومبر 2004ء 10 شوال 1425 ہجری 23 نبوت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 263

پردہ پوشی

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب الستر علی المسلم حدیث نمبر 4247)

دوسروں کے عیوب کی پردہ پوشی کرنے کے بارے میں پُرمعارف خطبہ

جو شخص کسی بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی ستاری فرمائے گا

ہر احمدی کا فرض ہے کہ پردہ پوشی سے کام لے اور برائی کی تشہیر سے بچے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19 نومبر 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے دوسروں کے عیوب کی پردہ پوشی کرنے اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی یا معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بننے والی باتوں سے بچنے کی پُرحکمت انداز میں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو۔ آپس میں پیار اور محبت سے رہو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو اور انسان سے چونکہ غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں اپنے ہمسایوں اور اپنے ماحول کے لوگوں کی غلطیاں تلاش کرنے کے لئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو کہ کسی طرح دوسرے کی غلطی پکڑوں۔ یہ بڑی لغو اور بےہودہ حرکت ہے۔ بعض لوگ کسی کو بدنام کرنے یا بلیک میل کرنے یا زبان کا مزہ لینے کیلئے دوسروں کی کمزوریوں کو اچھالتے ہیں۔ بعض دفعہ کوئی موقع پیدا کر کے دوسرے سے غلطی کروائی جاتی ہے تاکہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے ان حالات میں دین حق یہ کہتا ہے کہ ان بےہودگیوں اور لغویات سے بچو۔ اور آجکل اس تعلیم پر عمل کرنے والا اگر کوئی ہے یا ہونا چاہئے تو وہ احمدی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی اس کے علم میں آجائے تو اس کی ستاری کرے اور اس کی عزت نفس کا خیال رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہوں ان کی تشہیر بھی نہیں کرنی۔ ان کو پھیلانا نہیں۔ اگر کسی سے ہمدردی ہے تو اس کے لئے دعا اور ذاتی طور پر سمجھانا اس کا بڑا علاج ہے۔ سوائے اس کے کہ ایسی صورت ہو کہ جماعتی نقصان کا احتمال ہو تو متعلقہ عہدیدار کو یا مجھ تک بات پہنچائی جاسکتی ہے۔ لیکن ادھر ادھر باتیں کرنے کا کوئی حق نہیں اس سے برائی پھیلتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ ایک بندے سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں کام بھی کیا تھا۔ بندہ اقرار کرے گا۔ اللہ فرمائے گا میں نے اس دنیا میں تیری پردہ پوشی کی۔ آج قیامت کے دن بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور تجھے معاف کرتا ہوں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ قیامت کے دن اس کی ستاری فرمائے گا۔ اور جو کسی بھائی کی پردہ دری کرتا ہے اللہ اس کے عیب اور ننگ اس طرح ظاہر کر دے گا کہ اسے رسوا کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے ہر ایک کو اپنے پر نظر رکھنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی دوسروں کی ستاری کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور برائی کی تشہیر کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

اس بارہ میں حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو تو انہیں بگاڑ دے گا یا ان میں بگاڑ کی راہ پیدا کر دے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیا اور ستر کو پسند کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ جماعت کے افراد بھی ایک خاندان کی طرح ہیں اس لئے آپس میں بھائی بن کر رہو اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپاؤ۔ خدا کا نام ستار ہے تمہیں چاہئے کہ **تخلقوا باخلاق اللہ** پر عمل کرو پردہ پوشی کئی نیکیوں کو جنم دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ باوجودیکہ جماعت قربانی کے میدانوں میں بہت آگے نکل چکی ہے لیکن بعض چھوٹی برائیاں ہیں مثلاً ان میں سے ایک یہی ہے کہ دوسروں کے عیب کی تشہیر کرنا۔ ان چیزوں کی طرف دعا اور استغفار کے ساتھ بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان باتوں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ دین کے ہر حکم کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو حکم سمجھ کر عمل کرنا چاہئے۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

میاں محمد صدیق بانی اور صادقہ فضل سکالرشپ

☆ مورخہ 10 نومبر 2004ء تک میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء وطالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ۔ وجیہہ سید بنت سید عبدالسلام باسط صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 951 فیڈرل بورڈ اسلام آباد

☆ پری میڈیکل گروپ سید مطاہر جمال ابن سید نور مبین شاہ صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 961 فیصل آباد بورڈ

☆ جنرل گروپ۔ محسن علی کامران ابن حنیف احمد کامران صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 883 فیصل آباد بورڈ

باقی صفحہ 8 پر

وقف جدید کیلئے زور لگائیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں "میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فردِ جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔"

(الفضل 17 فروری 1960ء)

ضرورت ہے

نظارت امور عامہ کے تحت مخلص محنتی اور صحت مند میٹرک پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ وہ نوجوان جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں صحت، قد و قامت معیاری ہو اور عمر 25 سال تک ہو وہ اپنی درخواست بمعہ کوائف صدر جماعت یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 30 نومبر 2004ء صبح 10:00 بجے خود لے کر دفتر امور عامہ پہنچ جائیں۔

(ناظر امور عامہ)

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے

اطاعت ایک ایسی چیز ہے جس کے اختیار کرنے سے دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت و روشنی آتی ہے

(اطاعت نظام اور وحدت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 27/اگست 2004ء بمطابق 27 ظہور 1383 ہجری شمسی بمقام 'بیت الفتوح لندن' برطانیہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 60 کی تلاوت کی اور فرمایا اس کا ترجمہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی، اور اگر تم کسی معاملے میں اُوْلُو الْاَمْر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو۔ اگر فی الحقیقت تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریقہ ہے اور اپنے انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیار اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی۔ اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار دفعہ اطاعت کا مضمون کھولا ہے۔ اور مختلف پیرایوں میں مومنین کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کی اطاعت اس وقت ہوگی جب رسول کی اطاعت ہوگی۔ کہیں مومنوں کو یہ بتایا کہ بخشش کا یہ معیار ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور تمام احکامات پر عمل کریں تو پھر مغفرت ہوگی۔ پھر فرمایا کہ تقویٰ کے معیار بھی اس وقت قائم ہوں گے بلکہ تم تقویٰ پر قدم مارنے والے اس وقت شمار ہوگے جب اطاعت گزار بھی ہوگے۔

اور جب تم اپنی اطاعت کے معیار بلند کر لوگے تو فرمایا تم ہماری جنتوں کے وارث ٹھہرو گے۔ تو اس طرح اور بھی بہت سے احکام ہیں جو مومنوں کو اطاعت کے سلسلہ میں دیئے گئے ہیں۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ نے اطاعت کے مضمون کو ہی بیان فرمایا ہے، یہ فرمانے کے بعد کہ اے مومنو! اے وہ لوگو! جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم اللہ پر بھی ایمان لائے اور اس کے رسول پر بھی ایمان لائے ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی پیروی کرو۔ اور پھر ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے جو عہدیدار ہیں، تمہارے جو امیر ہیں تمہارا جو بنایا ہوا نظام ہے، جو نظام تمہیں دیا گیا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں اللہ اور رسول کی طرف معاملہ لوٹانے کا حکم ہے۔ یعنی یہ کہ اگر اختلاف ہو تو قرآن اور حدیث کی طرف جاؤ۔ وہاں سے دیکھو کہ کیا حکم ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اختلاف کی صورت میں ہر کوئی، جس کو علم نہ بھی ہو اپنے مطابق خود ہی تشریح و تفسیر کرنے لگ جائے کیونکہ پہلی بات تو یہ ہی ہے کہ جب آپس میں لوگوں کے اختلاف ہو جاتے ہیں تو کیونکہ تمام معاملات، ہدایات اور احکامات کی تشریح اور تفسیر کا کسی کو پتہ نہیں ہوتا، بعض ایسے احکامات ہیں جو تفسیر طلب ہوتے ہیں اور ہر ایک کو اس کا علم نہیں ہوتا اس لئے قرآن و حدیث کے حوالے لینے کے لئے جو اس کا علم رکھنے والے ہیں ان سے بھی پوچھنا پڑے گا، ان کی طرف بھی جانا پڑے گا............ ظلمت کے زمانے میں بھی، جو ہزار سال تاریکی کا دور گزرا ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ مفسرین اور مجددین پیدا فرماتا رہا جو دین کا علم رکھتے تھے اور وہ اپنے اپنے علاقے میں رہنمائی فرماتے رہے۔............

ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے زمانے میں پیدا فرمایا اور بہت سے ہمارے مسائل حل کر دیئے جن کے لئے پہلے لوگ لڑتے رہے۔ اور ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے آسانی پیدا فرما دی۔ حضرت مسیح موعود نے ان معارف اور ان مسائل کو سمجھنے کا بے انتہا خزانہ ہمیں عطا فرما دیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ایک ایسا نظام بھی ہم میں جاری فرما دیا کہ ہر مسئلے کے حل کے لئے ہمیں اللہ اور رسول کے حکموں کو سمجھنے کے لئے آسانیاں پیدا ہو گئیں۔ پس ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پر اور یوم آخرت پر ایمان میں اور بھی مضبوط کر دیا۔ اور اس طرح ہمارے معاملات کے انجام کو بھی بہتر کر دیا اور ہمیں بھی اپنے اس حَکَمْ اور عَدَلْ کی پیروی کرنے پر بہتر انجام کی خبر دے دی۔ پس ہم سب پر فرض بنتا ہے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے **مطابق قدرت ثانیہ کے اس جاری نظام کی بھی مکمل اطاعت کریں اور اپنی اطاعت کے معیاروں کو بلند کرتے چلے جائیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں اور صبر بھی دکھانا پڑتا ہے۔** پھر دنیاوی لحاظ سے بھی جو حاکم ہے اس کی دنیاوی معاملات میں اطاعت ضروری ہے۔ کسی بھی حکومت نے اپنے معاملات چلانے کے لئے جو ملکی قانون بنائے ہوئے ہیں ان کی پابندی ضروری ہے۔ آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں یہاں کے قوانین کی پابندی ضروری ہے بشرطیکہ قوانین مذہب سے کھیلنے والے نہ ہوں، اس سے براہ راست ٹکر لینے والے نہ ہوں جیسا کہ پاکستان میں ہے۔ احمدیوں کے لئے بعض قوانین بنے ہوئے ہیں تو صرف اُن قوانین کی وہاں بھی پابندی ضروری ہے جو حکومت نے اپنا نظام چلانے کے لئے بنائے ہیں۔ جو مذہب کا معاملہ ہے وہ دل کا معاملہ ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ قانون آپ کو کہے کہ نماز نہ پڑھو اور آپ نماز ہی پڑھنا چھوڑ دیں۔ تو بہرحال جو بھی نظام ہو، دنیاوی حکومتی نظام ہو یا جماعتی نظام یا مذہبی نظام اُن کی اطاعت ضروری ہے۔ سوائے جو قانون، جیسا کہ میں نے کہا، براہ راست اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے ٹکراتے ہوں۔ تو دینی لحاظ سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا دوسرے............ کو فکر ہو تو ہو احمدی (۔) کو کوئی فکر نہیں کیونکہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود سے اپنا بندھن جوڑ کر اپنے آپ کو اس فکر سے آزاد کر لیا ہے کہ کیا ہم خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اور جن امور کی وضاحت ضروری تھی کہ کون کون سے امور شریعت میں وضاحت طلب ہیں ان کی بھی ہمیں حضرت مسیح موعود سے وضاحت مل گئی کیونکہ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک لائن بتا دی، تمام امور کی وضاحت کر دی کہ اس

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

طرح اعمال بجالاؤ تو یہ خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اختلافی معاملات کے حل کے لئے جب لوگ علماء، مفسرین یا فقہاء سے رجوع کرتے رہے تو ہر ایک نے اپنے علم، عقل اور ذوق کے مطابق ان امور کی تشریح کی۔ اپنے اپنے زمانے میں ہر ایک نے اپنے اپنے حلقے میں اپنی طرف سے نیک نیتی سے یہ تمام امور بتائے۔ مگر آہستہ آہستہ جن امور میں مفسرین اور فقہاء کا اختلاف تھا ان کے اپنے اپنے گروہ بنتے گئے............ اب اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پاکر ہمارے لئے صحیح اور غلط کی تعیین کر دی ہے۔ پس احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کریں تبھی وہ جماعت کی برکات سے فیضیاب ہو سکتے ہیں اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں اور صبر بھی دکھانا پڑتا ہے۔ کسی کے ایمان کے اعلیٰ معیار کا تو تبھی پتہ چلتا ہے جب اس پر کوئی امتحان کا وقت آئے اور وہ صبر دکھاتے ہوئے اور قربانی کرتے ہوئے اس میں سے گزر جائے۔ اس کی انا اس کے راستے میں روک نہ بنے۔ اس کا مالی نقصان اس کے راستے میں روک نہ بنے۔ اس کی اولاد اس کے اطاعت کے جذبے کو کم کرنے والی نہ ہو۔ جب یہ معیار حاصل کر لو گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ انفرادی طور پر تمہارے ایمانوں میں ترقی ہو گی اور جماعتی طور پر بھی مضبوط ہوتے چلے جاؤ گے۔ بعض لوگ ذاتی جھگڑوں میں نظام جماعت کے فیصلوں کا پاس نہیں کرتے یا ان فیصلوں پر عملدرآمد کے طریقوں سے اختلاف کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے چلے جاتے ہیں اور اپنا نقصان کر رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔)(الانفال:47) یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے۔ اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمیں بتا دیا کہ یاد رکھو تمہارے ایک ہونے کے لئے، تمہیں اکٹھے باندھ کر رکھنے کے لئے بنیادی چیز اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ اس لئے اس پر قائم رہو، آپس میں نہ جھگڑو............ ایک تنظیم دوسری تنظیم کے خلاف گالم گلوچ کر رہی ہے۔ تو پیشگوئی فرما دی تھی کہ اس طرح کرنے سے تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ چنانچہ آجکل دیکھ لیں اس کے عین مطابق نتیجہ نکل رہا ہے۔ باوجود .... کی اتنی بڑی تعداد ہونے کے اور بے تحاشہ تیل کا پیسہ ہونے کے رعب کوئی نہیں دوسرے اپنی مرضی کے مطابق ان ممالک کو بھی چلاتے ہیں۔ اگر یہ لوگ صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے بارے میں بے صبری کا مظاہرہ نہ کرتے اور بدظنی کا مظاہرہ نہ کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ بہرحال ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان لیا، ہمارا کام ہے کہ یہ نمونہ اپنے سامنے رکھیں اور جو اللہ اور اس کے رسول نے احکامات دیئے ہیں اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے جو ہمیں بتایا ہے اس کی مکمل اطاعت کریں، ان کے مطابق عمل کریں۔ آپس میں محبت پیار سے رہیں، لڑائی جھگڑے نہ کریں۔ جو معاملات بھی اٹھتے ہیں ان پر صبر کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں شامل رہنے کی وجہ سے جو رعب خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے وہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ ورنہ انفرادی طور پر تو کسی کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود سے تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا۔ یہ وعدہ دیا ہوا ہے کہ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔ کہ آپ کے رعب کے قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود ہی مدد کے سامان پیدا فرماتا رہے گا، خود ہی مدد کرے گا۔ پس جو لوگ جماعت میں شامل رہیں گے، جماعت کے نظام کی اطاعت کریں گے ان کا بھی حضرت مسیح موعود سے چمٹے رہنے کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ رعب قائم رہے گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت میں ہی برکت ہے اور اطاعت میں ہی کامیابی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُولُوا الْاَمْر سے نہیں جھگڑیں گے۔ اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔**

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

تو پہلی بات تو یہی کہ جب بیعت کر لی تو پھر جو کچھ بھی احکام ہوں گے تو ہم کامل اطاعت کریں گے۔ یہ نہیں کہ جب ہماری مرضی کے فیصلے ہو رہے ہوں تو ہم مانیں گے، ہمارے جیسا اطاعت گزار کوئی نہیں ہو گا۔ اور اگر کوئی فیصلہ ہماری مرضی کے خلاف ہو گیا ہے جس سے ہم پر تنگی وارد ہوئی تو اطاعت سے باہر نکل جائیں، نظام جماعت کے خلاف بولنا شروع کر دیں۔ نہیں، بلکہ جو بھی صورت ہو فرمایا کہ تنگی ہو یا آسانی ہو ہم نظام جماعت کے فیصلوں کی مکمل اطاعت کریں گے اور نظام سے ہی چمٹے رہیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی طاعت در معروف پر ہی بیعت لی ہے اور اب تک یہ سلسلہ شرائط میں بیعت کے ساتھ چل رہا ہے۔ اس لئے یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ عہد بیعت تھا اب نہیں، یا اب اگر اس کو توڑیں گے تو گناہ کوئی نہیں ہو گا یہ خیال ذہن سے نکال دیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی یہ سلسلہ قائم ہوا ہے اور اس لئے یہ اسی کا تسلسل ہے۔ اور پھر ویسے بھی ایک حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمہا فی المعصیۃ)

تو یہ وہی سلسلہ چل رہا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ چاہے خوشی پہنچے یا غم پہنچے جو بھی امیر ہے اس سے جھگڑنا نہیں۔ اس کے فیصلے کو تسلیم کرنا ہے اور اگلی بات یہ کہ حق پر قائم رہیں گے۔ اس کا کوئی یہ مطلب نہ لے کہ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں ہم حق پر ہیں اس لئے ہم یہ فیصلہ نہیں مانتے۔ بلکہ فرمایا تمہیں ہمیشہ اس بات کا خیال رہے کہ تم نے سچی بات کہنی ہے۔ دنیا کی کوئی سختی کوئی دباؤ، کوئی لالچ تمہیں حق اور سچ کہنے سے نہ روکے۔ اور پھر یہ بھی کہ جب تمہارا کوئی معاملہ آئے تم نے سچی بات کہنی ہے، سچی گواہی دینی ہے اور جھوٹ بول کر نظام سے یا دوسرے فریق سے جھگڑنے کی کوشش نہیں کرنی۔ اور نہ کبھی یہ خیال آئے کہ ہم نے اگر نظام کی بات مان لی، اپنے بھائی بندوں سے صلح و صفائی کر لی، سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کر لیا تو دنیا کیا کہے گی۔

ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہارا مطمح نظر، تمہارا مقصد حیات صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے۔ اور یہی کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے نظام کے جو احکامات و قواعد اور فیصلے ہیں ان کی پابندی کرنی ہے اور اس بارے میں اپنی اطاعت میں بالکل فرق نہیں آنے دینا۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن وتحذیر الدعاۃ الی الکفر)

بعض لوگ، لوگوں میں بیٹھ کر کہہ دیتے ہیں کہ نظام نے یہ فیصلہ کیا فلاں کے حق میں اور میرے خلاف۔ لیکن میں نے صبر کیا لیکن فیصلہ بہرحال غلط تھا۔ میں نے مان تو لیا لیکن فیصلہ غلط تھا۔ تو اس طرح لوگوں میں بیٹھ کر گھما پھرا کر یہ باتیں کرنا بھی صبر نہیں ہے۔ صبر یہ ہے کہ خاموش ہو جاتے اور اپنی فریاد اللہ تعالیٰ کے آگے کرتے۔ ہو سکتا ہے جہاں بیٹھ کر باتیں کی گئی ہوں وہاں ایسی طبیعت کے مالک لوگ بیٹھے ہوں جو یہ باتیں آگے لوگوں میں پھیلا کر بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس طرح نظام کے بارے میں غلط تاثر پیدا ہو۔ اور اس سے بعض دفعہ فتنے کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر جو لوگ اس فتنے میں ملوث ہو جاتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ پھر وہ

جاہلیت کی موت مرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ’’**کیا اطاعت ایک سہل امر ہے جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے، اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو**‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 411 جدید ایڈیشن)

لوگ منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم اطاعت گزار ہیں سلسلے کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔ لیکن جب موقع آئے، جب اپنی ذات کے حقوق چھوڑنے پڑیں، تب پتہ لگتا ہے کہ اطاعت ہے یا نہیں ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ اطاعت اتنا آسان کام نہیں ہے۔ ہر حکم کو بجالانا اور ہر معاملے میں اطاعت اصل مقصد ہے اور فرمایا کہ جو مکمل طور پر حکم کی اطاعت نہیں کرتا وہ سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔ اللہ کے حقوق ادا نہ کر کے بھی بدنامی کا باعث بنتے ہو اور بندوں کے حقوق ادا نہ کر کے بھی بدنامی کا باعث بنتے ہو اور جس طرح جنت میں جانے کے کئی دروازے ہیں نیکیاں کر کے جنت میں داخل ہوتے ہو اسی طرح دوزخ کے بھی کئی دروازے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ پوری اطاعت نہ کر کے کوئی دروازہ کھلا رکھو اور دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ اس لئے کامل وفا کے ساتھ اطاعت گزار بندے بنے رہو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی چاہئے اس کا فضل ہو تو انسان ان باتوں سے بچ سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 284 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں اس کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ پوری طرح ایمان لایا اور ہدایت پائی جس میں اطاعت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہو، ایک ذرہ بھی وہ اطاعت سے باہر نہ ہو۔ اور فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملتا ہے اس لئے اس سے توفیق طلب کرتے رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہر ایسی حرکت سے بچائے جس سے ہماری اطاعت پر کوئی حرف آتا ہو۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہیں جس نے ہمیں انتہائی باریکی میں جا کر ان امور کی طرف توجہ دلائی ہے جس سے ہم اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت گزار کہلا سکیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔ مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 246 زیر آیت سورۃ النساء: 60)

فرمایا کہ چاہے حاکم ہو یا امیر ہو یا کوئی عہدیدار ہو کوئی افسر ہو اگر تم پاک ہو اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہو اور دعائیں کرتے ہو پھر یا تو اللہ تعالیٰ اس حاکم کو، اس افسر کو، اس عہدیدار کو، اس امیر کو بدل دے گا یا پھر نیک کر دے گا اس کی طبیعت میں تبدیلی پیدا کر دے گا۔ فرمایا کہ بعض دفعہ ابتلاء جو آتے ہیں یہ اپنی ہی بدعملیوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ اپنی ہی کچھ حرکتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ابتلاء میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے خود بھی استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ نیکیوں پر قائم ہونے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اللہ اور رسول دونوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ مَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَی النَّارِ۔ جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعۃ)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایک ہزار سال کے تاریک زمانے کا دور گزر گیا جس میں عملاً .... اکثریت دین کو بھلا بیٹھی تھی۔ پھر اپنے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور آپ نے ایک جماعت قائم فرمائی جس نے دنیا کی رہنمائی کا کام اپنے ذمہ لیا۔ اور .... دنیا کو خدائے واحد کی پہچان کروانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے اس جماعت کے اندر بھی وہی رہ سکتے ہیں جو کامل وفا اور اطاعت کے نمونے دکھانے والے بھی ہوں۔ اور جب ایسے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ پس ہر ایک جو وفا اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم نہیں کرتا وہ خود اپنا نقصان کر رہا ہے۔

اس لئے ہمیشہ **ذہن میں رکھنا چاہئے کہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے۔ اس لئے اگر کبھی کسی کے خلاف غلط فیصلہ ہو جاتا ہے، تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ، صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے، بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہر ایک کی اپنی سمجھ ہے۔ قضاء نے اگر کوئی فیصلہ کیا ہے اور ایک فریق کے مطابق وہ صحیح نہیں ہے پھر بھی اس پر عمل درآمد کروانا چاہئے** اور دعا کریں کہ قاضیوں کو اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق دے۔ قاضیوں کو بھی غلطی لگ سکتی ہے لیکن ہر حالت میں اطاعت مقدم ہے۔ بعض لوگ اتنے جذباتی ہوتے ہیں کہ بعض فیصلوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی جماعت سے منسوب ہونے سے ہی انکاری ہو جاتے ہیں۔ تو یہ بدنصیبی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ، اپنے آپ کو آگ میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ دنیا کے چند سکّوں کے عوض اپنا ایمان ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ جماعت میں تو حضرت مسیح موعود کی شامل ہوئے ہیں، کسی عہدیدار کی جماعت میں تو شامل نہیں ہوئے کہ اس کی غلطی کی وجہ سے اپنا ایمان ہی ختم کر لیں۔ بہرحال عہدیداروں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور کسی کمزور ایمان والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

حدیث میں آیا ہے کہ عہدیدار بھی پوچھے جائیں گے اگر صحیح طرح سے وہ اپنے فرائض ادا نہیں کر رہے، انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر رہے۔ حدیث میں تو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے جن کے سپرد کام ہوں اور وہ پوری ذمہ داری سے کام نہیں کر رہے ان کے لئے جنت حرام کر دیتا ہے۔ تو عہدیداران کے لئے تو یہ بہت بڑا انذار ہے تو جب خدا تعالیٰ خود ہی حساب لے رہا ہے تو پھر متأثرہ فریق کو کیا فکر ہے۔ آپ نیکی پر قائم رہیں تو دنیاوی نقصان بھی خدا تعالیٰ پورا فرما دے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح بکریوں کا دشمن بھیڑیا ہے اور اپنے ریوڑ سے الگ ہو جانے والی بکریوں کو بآسانی شکار کر لیتا ہے اسی طرح شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔ اگر جماعت بن کر نہ رہیں یہ ان کو الگ الگ نہایت آسانی سے شکار کر لیتا ہے۔ فرمایا اے لوگو! پگڈنڈیوں پر مت چلنا بلکہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ جماعت اور عامۃ المسلمین کے ساتھ رہو۔ تو یہاں فرمایا کہ شیطان سے بچ کر رہنے کا ایک ہی طریق ہے کہ جماعت سے وابستہ ہو جاؤ اور اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود کی جماعت ہی ہے جو الٰہی جماعت ہے جو دنیا میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہی ہے۔ اور اگر کوئی اور جماعت، جماعت کہلاتی بھی ہے تو ان کے اور بھی بہت سارے سیاسی مقاصد ہیں۔ پس اس عافیت کے حصار کے اندر آ گئے ہیں تو پھر اس کے اندر مضبوطی سے قائم رہیں اور اطاعت کرتے رہیں۔ ورنہ جیسا کہ فرمایا کہ بھیڑیے ایک ایک کر کے سب کو کھا جائیں گے اور کھا بھی رہے ہیں۔

ہمارے سامنے روز نظارے نظر آرہے ہیں۔..........تو اس لئے اپنے آپ کو بھی اگر بچانا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تو مکمل صبر اور وفا سے اطاعت گزار رہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنت کے وسط میں اپنا گھر بنانا چاہتا ہو اسے جماعت سے چمٹے رہنا چاہئے اس لئے کہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور جب وہ دو ہو جائیں تو وہ دُور ہو جاتا ہے یعنی شیطان پھر چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دلوں میں پھاڑ پیدا کیا جائے۔ پس جماعت میں ہی برکت ہے اور نظام جماعت کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس ضمن میں ایک اور بات بھی کہنی چاہتا ہوں کہ شیطان کیونکہ ہر وقت اس فکر میں ہوتا ہے کہ کسی طرح دلوں میں کدورتیں پیدا کرے، دوریاں پیدا کرے، رنجشیں پیدا کرے۔ اس لئے بعض دفعہ اچھے بھلے سوچ سمجھ رکھنے والے شخص کو بھی غلط راستے پر چلا رہا ہوتا ہے۔ اس کو بھی پتہ نہیں لگ رہا ہوتا کہ کب شیطان کے پنجے میں آ گیا۔

یہاں جرمنی میں 100 (۔) کی تعمیر کا معاملہ ہے۔ کچھ کو شکوہ ہے کہ بعض بڑی بڑی عمارات خریدی گئی ہیں اگر وہ نہ خریدی جاتیں تو اور چھوٹی چھوٹی کئی (۔) بن سکتی تھیں۔ پھر یہ کہ جو بنی بنائی عمارات خریدی گئی ہیں وہ 100 (۔) کے زمرے میں نہیں ہیں۔ بعض لوگ خط لکھتے رہتے ہیں کہ ہم آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں یہاں یوں ہو رہا ہے اور یوں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان سب لکھنے والوں کی اطلاع کے لئے مَیں بتا دوں کہ گزشتہ سال یا اس سے بہت پہلے میں اس کا جائزہ لے چکا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ کون کون سی عمارات خریدی گئی ہیں اور کن کن کو 100 (۔) کے زمرے میں شامل کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔

پھر ایک دفعہ خط لکھ دیا تو ٹھیک ہے۔ آپ نے یہ صحیح سمجھا اس کا حق ادا کر دیا، مجھ تک پہنچا دیا۔ دوبارہ دوبارہ لکھنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ یہ تو پھر ضد بن جاتی ہے۔ مجھے خط لکھ دیا میں نے آپ کو ایک عمومی سا جواب دے دیا۔ خط آپ کو پہنچ گیا، جزاک اللہ۔ یہی کافی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر ایک کو تفصیل بتائی جائے کیونکہ یہ جو بار بار زور دے کر لکھنا ہے جس میں بعض اوقات عہدیدار بھی شامل ہوتے ہیں، یہ غلط ہے۔

جب میں نے خرید کردہ عمارات کو بھی 100 (۔) کے زمرے میں شامل کر لیا ہے تو پھر آپ لوگ اور مزید کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں وہ اس پیسے سے خریدی گئی ہیں، وہ (۔) میں شمار ہیں۔ پھر خط لکھتے وقت جو متعلقہ عہدیداران ہیں ان کے متعلق بڑے سخت الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ (۔) کی خرید کی انتظامیہ کے بارے میں بھی سخت الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، یہ طریق غلط ہے۔ یہ بھی ایک طرح سے اطاعت سے باہر نکلنے والی بات ہے، بے صبری کا مظاہرہ ہے۔ اس لئے اس سے بچیں۔ آپ لوگوں کا کام ہے کہ 100 (۔) بنانے کا جو منصوبہ دیا گیا ہے اس پر لگے رہیں، اس پر عمل کریں۔ دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتے رہیں، انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ اب کام میں کچھ تیزی بھی پیدا ہوئی ہے۔ انشاء اللہ یہ (۔) مکمل بھی ہو جائیں گی اور جب بننا شروع ہو گئی ہیں تو دیکھا دیکھی رفتار میں بھی تیزی آ رہی ہے۔ بہتوں کو بڑی تیزی سے خیال آ رہا ہے کہ ہمیں اپنے علاقے میں (۔) بنانی چاہئے اور کوشش بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید برکت ڈالے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض کام چاہے وہ نیکی اور خدمت خلق کے کام ہی ہوں اگر نظام جماعت سے ٹکر لے کر کئے جا رہے ہیں تو نظام جماعت اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کرتا۔ نہ ہی خلیفہ وقت سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ وہ نظام سے ہٹ کر چلنے والے کاموں پر خوشنودی کا اظہار کرے گا۔ نظام کی حفاظت تو خلیفہ کا سب سے پہلا فرض ہے۔ کیونکہ دو متوازی نظام چلا کر تو کامیابیاں نہیں ہوا کرتیں۔ مثلاً بعض شرائط پوری کئے بغیر یہاں اس ملک میں عام طور پر ہومیوپیتھی کی پریکٹس کی اجازت نہیں ہے اس لئے جماعت بحیثیت جماعت اس کام میں ہاتھ نہیں ڈال رہی۔ اور اگر کوئی یہ کام کرنا چاہتا ہے یا کر رہا ہے اور خدمت خلق کے جذبے سے کر رہا ہے تو کرے۔ لیکن جماعت اس میں کبھی ملوث نہیں ہوگی۔ اگر کسی کے خدمت خلق کے کام پر مَیں اس کو تعریفی خط لکھ دیتا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو کوئی جماعتی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اور وہ امیر جماعت کو بھی پس پشت ڈال دے اور اس سے بھی ٹکر لینی شروع کر دے۔ مجھے یہاں فی الحال نام لینے کی ضرورت نہیں ہے، جو ہیں وہ خود سمجھتے ہیں اس لئے اپنی اصلاح کر لیں۔

دوسرے ہیومینیٹی فرسٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اور اس کی مرکزی انتظامیہ لندن میں ہے۔ لندن سے باقاعدہ مینیج (Manage) کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی ادارہ ہے مختلف ممالک نے اس میں بہت کام کیا ہے۔ جرمنی کے علاوہ۔ جرمنی میں یہ اس طرح فعال نہیں ہے۔ فعال اس لئے نہیں ہے کہ بعض معاملات میں انہوں نے زیادہ آزاد ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے میں یہاں امیر صاحب کو اس کا نگران اعلیٰ بناتا ہوں اور وہ اب اپنی نگرانی میں اس کو ری آرگنائز (Re-organize) کریں اور چیئرمین اور تین ممبران کمیٹی بنائیں اور پھر جس طرح باقی ممالک میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں یہ بھی کریں، لیکن مرکزی ہدایت کے مطابق۔ کیونکہ مرکزی رپورٹ کے مطابق بھی یہاں کی ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ کا تعاون اچھا نہیں تھا۔ بار بار توجہ دلانے پر اب بہتری آئی ہے لیکن مکمل نہیں۔ تو یہ بھی اطاعت کی کمی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے براہ راست رابطہ ہو جائے تو باقی نظام سے جو مرضی سلوک کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ غلط تأثر ہے۔ ذہنوں سے نکال دیں۔ اگر کوئی دقّت اور مشکل ہو کسی انتظام کو چلانے میں تو آپ خلیفۂ وقت کو بھی خط لکھ سکتے ہیں۔ لیکن بہرحال متعلقہ امیر کو اس کی کاپی جانی چاہئے۔ لیکن براہ راست کسی قسم کا خود قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو کامل فرمانبرداروں میں سے رکھے اور اطاعت کے معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ جب سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی‘‘ بغیر اس کے اطاعت نہیں ہو سکتی۔ ’’اور ہوائے نفس ہی‘‘ یعنی نفس کی خواہشات ’’ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے مؤحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں‘‘۔ یعنی یہ سب جو کمیاں اور تنزل ہیں یہی .... گراوٹ پیدا ہونے کے اسباب ہیں اور یہی جو اندرونی اختلافات اور تنازعات ہیں انہیں کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ بجائے ترقی کرنے کے وہ نیچے گرتے چلے گئے۔ ’’پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سر ہے‘‘ یہی راز ہے۔ ’’اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانے میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ

اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو ان کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا"۔

پھر فرماتے ہیں: "اگر ان میں یہ اطاعت تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک .... جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی کافی دلیل ہے کہ صحابہ کرامؓ میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کرتی رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ .... آپؐ (پیغمبر خدا ﷺ) کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی۔ اس میں ایک ہی کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ ...... اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت واخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو ...... کی تھی۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 246 تا 248 زیر آیت سورۃ النساء: 60)

پس جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا پہلوں سے ملنے کے لئے .... کی طرح اطاعت کا نمونہ بھی دکھانا ہوگا۔ اور جیسا کہ پہلے بھی آپ سن آئے ہیں۔ اطاعت کے لئے صبر اور قربانی کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے اس لئے اپنے اندر یہ خصوصیات بھی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب اطاعت وفرمانبرداری کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔

اب میں تمام کارکنان جنہوں نے جلسے کی ڈیوٹیاں دی تھیں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو خیال تھا کہ یہ سارے Live سن لیں گے۔ خطبہ شاید Live نہیں جا رہا۔ عموماً تمام کارکنان نے اور تمام کارکنات نے مہمانوں کے ساتھ پیار اور محبت کا رویہ رکھا اور ان کی خوب خدمت کی ہے۔ انتظامات کے بارے میں بھی عموماً جن سے بھی میں نے پوچھا ہے لوگوں نے تعریف ہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ یہ بھی ان کارکنان اور کارکنات کی فرمانبرداری اور اطاعت کا عملی نمونہ ہی تھا کہ جو ہدایات ان کو دی گئیں ان پر انہوں نے پوری طرح عملدرآمد کیا۔ اور یہی ایک جماعت کا حسن ہے جو صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ نیکیاں بڑھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ جلسے کی آخری تقریر میں مَیں نے جلسے کی حاضری خواتین کے پنڈال میں جب گیا ہوں وہاں بتائی تھی۔ اب امیر صاحب نے بتایا ہے کہ مختلف ممالک کے لوگوں کی وہاں حاضری نہیں بتائی گئی تھی۔ اس میں کل حاضری تو 28 ہزار تھی اور جن ملکوں نے حصہ لیا وہ جرمنی سمیت 30 ہیں۔ (میرا خیال ہے یہی بنتا ہے) جن ملکوں نے حصہ لیا 29 اور جن قوموں نے حصہ لیا وہ 30 تھے۔ شاید جرمنی کو انہوں نے شامل نہیں کیا۔ بہرحال 29 ملکوں کی نمائندگی تھی۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے اور سب کو جلسے کی برکات سے بھی فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک ہفتے کے بعد بھول نہ جائیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں

ماہنامہ "تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان" (جنوری 2001ء) نے مندرجہ بالا عنوان سے حسب ذیل اداریہ سپرد اشاعت کیا۔

"ماہ رمضان کے دوران میں ایک دن تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان کے بزرگ ساتھی جناب محمد سلیم ہاشمی صاحب ملاقات کے لئے آئے۔ دوران گفتگو پوچھنے لگے کہ کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ ہر سال بیس پچیس لاکھ مسلمان حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں، طویل سفر کر کے آتے ہیں، رو رو کر امت مسلمہ کے اتحاد، ملت اسلامیہ کی ترقی وخوشحالی، کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور دیگر خطوں کے مسلمانوں کی مشکلات کے خاتمے اور ان کی آزادی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور کافروں کی تباہی وبربادی کی بددعائیں مانگتے ہیں مگر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا ہر سال نو دس لاکھ کا اجتماع ہوتا ہے جس میں بڑی تعداد میں لوگ خصوصی طور پر محض دعا کے لئے شریک ہوتے ہیں۔ ہر سال دینی جماعتوں کے بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں، نماز جمعہ کے اجتماعات ہوتے ہیں، ماہ رمضان میں تو بڑی سے بڑی مسجد بھی کم پڑ جاتی ہے۔ عیدین پر ایک ارب کے قریب مسلمان نماز عید کے اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں۔ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں شہر بستے ہیں۔ ان اجتماعات میں مسلمان کتنی دعائیں مانگتے ہیں۔ مسلمانوں کی ترقی وخوشحالی اور کافروں کی ہلاکت وبربادی، کشمیر، فلسطین، چیچنیا کی آزادی کی، شریعت اسلامی کے نفاذ کی۔ ان دعاؤں کے دوران میں کروڑوں آنکھیں آنسو بہاتی ہیں مگر پھر بھی ان کی دعائیں نہیں سنی جاتیں۔ کیا اللہ بہرہ ہے، اندھا اور بے بس ہے؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ وہ تو دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو جانتا ہے۔ وہ تو علیم وخبیر اور قادر مطلق ہے۔ اس نے تو ان لوگوں کی بھی سنی جنہوں نے خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ کیا اس نے عبدالمطلب اور اس کے ساتھیوں کی دعا پر ابرہہ کے لشکر کو ابابیلوں سے تباہ نہیں کرایا تھا؟ پھر ہم مسلمانوں کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ کیوں ہر جگہ وہی ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور ذلیل وخوار ہو رہے ہیں؟

پھر خود ہی فرمانے لگے کہ ہماری دعاؤں کا قبول نہ ہونا ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ عمرہ اور حج پر جانے والوں نے کبھی نہیں سوچا کہ سفر حج پر روانہ ہونے سے پہلے یہ تو دیکھ لیں کہ ان کے عزیز واقارب اور ہمسایوں میں کتنے فاقوں کا شکار ہیں۔ کتنے مریض ہیں جو رقم نہ ہونے کے باعث اپنا علاج نہیں کرا پا رہے، کتنے ملازم ہیں جنہیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں مل رہا۔ ان لوگوں کا حق مار کر رقم بچانا اور سفر حج پر خرچ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ لوگ تو اپنے گھر پر بھی نظر نہیں ڈالتے کہ گھر میں شیطان نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے اور بے حیائی ومنکرات کا ہر سامان وافر موجود ہے۔ شادی بیاہ اور رسم مہندی پر حیا سوزی کی کیا کوئی کسر چھوڑی جاتی ہے۔ کم تولنے والے، نمبر دو مال بیچنے والے، ذخیرہ اندوزی کرنے والے، دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ جمانے والے نہیں سوچتے کہ وہ حج کرنے نہیں بلکہ اللہ سے مذاق کرنے جا رہے ہیں۔ وہ ایک ایسے جسم کو اللہ کے پاک گھر میں لے جا رہے ہیں جو رزق حرام سے پلا ہوا ہے۔ نہ کوئی خود اس پر غور کرتا ہے نہ کوئی دوسرا اسے سمجھاتا ہے۔ سمجھانے والے بھی آنکھیں بند کر کے حرام کھائے جا رہے ہیں اور مسجدوں کی تعمیر پر بھی حرام کی کمائی سے ملنے والے عطیات ہی لگائے جا رہے ہیں۔ کسی کے اندر اپنی ذات سے بھی ہمدردی نہیں کہ رزق حرام سے پلا ہوا جسم اسے دوزخ میں لے جائے گا۔ رزق حرام رشوت کے ذریعہ آئے، کم تول کر آئے، ملاوٹ کر کے آئے، دھوکہ بازی سے آئے، ملازمین کا حق مار کر آئے، قومی خزانے میں کرپشن سے آئے، اس سے پرورش پانے والا جسم ناپاک ہوتا ہے اور اللہ کے گھر کو ناپاک کرتا ہے۔ کیا کوئی فرد اپنے گھر کو ناپاک کرنے والے کی فریاد سنے گا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اللہ کیوں سنے؟ اگر کوئی فرد کم نہیں تولتا، ملاوٹ نہیں کرتا، نمبر دو مال نہیں بیچتا بلکہ دیانت داری سے کاروبار کر کے دولت کماتا ہے مگر اپنے غریب ومستحق رشتے داروں، دوستوں، ہمسایوں اور ملازموں کو ان کا وہ حق نہیں دیتا جو اللہ نے اس کی کمائی میں رکھا ہے تو پھر بھی اس کی جمع کی ہوئی دولت صحیح نہیں ہے۔ سب کے حقوق ادا کر کے دولت جمع ہو تو پھر حج کرنے جائیں تو گناہ بھی معاف ہوں گے اور دعائیں بھی قبول ہونگی۔

لیکن ہمارے ہاں تو صورت حال ہی مختلف ہے، آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ نہ والدین اولاد کی تعلیم وتربیت اور رزق حلال سے پرورش کے سلسلہ میں اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں اور نہ اولاد کو اپنے فرائض کا علم ہے۔ نہ مالک اپنے فرائض سے آگاہ ہے۔ اور نہ ملازم۔ ہر فرد دوسرے کو دھوکہ دے کر اس سے چھیننے کی کوشش کر رہا ہے۔ حلال وحرام اور جائز وناجائز کی۔ کسی کو تمیز ہی نہیں رہی۔ علماء اب علماء نہیں رہے بلکہ پیشہ ور مقرر اور خطیب بن گئے ہیں"۔

(تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان جنوری 2001ء)

سب سے سرد رہائشی مقام

اومیاکون (Oymyakon) سائبیریا، روس۔ درجہ حرارت منفی 96 فارن ہائیٹ (منفی 71.1 سنٹی گریڈ) 1964ء میں ریکارڈ کیا گیا یہ ایک گاؤں ہے جس کی آبادی 1986ء میں 4000 افراد پر مشتمل تھی۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری منور احمد باجوہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم محمد احمد باجوہ صاحب دارالصدر شمالی ایک سال کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 15 نومبر 2004ء کو رات ڈیڑھ بجے کویت میں بعمر 22 سال انتقال کر گئے۔ ان کا جنازہ مورخہ 17 نومبر کو ربوہ لایا گیا جو نماز عصر کے بعد بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ آپ مکرم چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب آف چونڈہ کے پوتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب لواحقین کو اس جواں مرگ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ ضلع وہاڑی لکھتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ شبانہ تبسم صاحبہ کے تایا جان محترم چوہدری محمد اشرف صاحب بزرگ آف چک نمبر 93/6.R ضلع بہاولنگر مورخہ 6 نومبر 2004ء میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں چک نمبر 93/6.R ضلع بہاولنگر میں بعد نماز عشاء خاکسار نے پڑھائی اور مقامی قبرستان جماعت احمدیہ 93/6.R میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بڑے مخلص احمدی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

شکریہ احباب

مکرم سید اعجاز المبارک منیر صاحب زعیم انصاراللہ چک نمبر 11/6۔ ایل ضلع ساہیوال لکھتے ہیں۔ خاکسار کے برادر اصغر سید کلیم احمد شاہ صاحب (نائب امیر ضلع ساہیوال) ابن کیپٹن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم آف قادیان کی وفات پر کثیر تعداد احباب جماعت نے خود تشریف لا کر اور بذریعہ ٹیلی فون اور خطوط اظہار تعزیت فرمایا۔ خاکسار ان سب کا تہ دل سے مشکور ہے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

دعائے نعم البدل

مکرم محی الدین صاحب بٹ ابن مکرم ضیاء الدین صاحب بٹ آف ٹاؤن شپ لاہور لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم عدنان احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ کا ننگو کا بیٹا "عفان احمد عدنان" مورخہ 13 نومبر 2004ء کو اڑھائی ماہ کی عمر میں انتقال کر گیا۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعیم البدل سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب مصطفیٰ ٹاؤن لاہور اینجیو گرافی کے بعد ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم زاہد حسین صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب)

☆ مکرم زاہد حسین صاحب ورثاء کوارٹرز انصاراللہ مرکزیہ پاکستان نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم چوہدری غلام حسین صاحب ابن مکرم چوہدری رحیم بخش صاحب کارکن دفتر انصاراللہ مرکزیہ پاکستان بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ دفتر انصاراللہ میں ان کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ -/50,815 روپے جمع ہے۔ یہ رقم ہماری والدہ محترمہ آسیہ بیگم صاحبہ کو ادا کر دی جائے ہم سب دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم چوہدری رحیم بخش صاحب (والد)
(2) محترمہ آسیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(3) مکرم زاہد حسین صاحب (بیٹا)
(4) مکرم اختر جاوید صاحب (بیٹا)
(5) مکرم عابد محمود صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ زاہدہ ناہید صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم جنت بی بی صاحبہ (والدہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆......☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کی اہلیہ محترمہ جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

معاہدہ سینٹ جرمین

پہلی عالمی جنگ کے بعد معاہدہ سینٹ جرمین 10 دسمبر 1919ء کو سلطنت آسٹریا اور اتحادیوں کے مابین طے پایا۔ مفتوح سلطنت کے عوام سمجھ رہے تھے کہ اب امن ہو جائے گا اور حالات اسی طرح رہیں گے۔ لیکن جب انسان نے خون، گوشت اور ہڈیوں کی راکھ پر بیٹھ کر امن بحال کرنے کی نام نہاد تدابیر کیں اور شیطانیت کے عملی مظاہرے کئے تو انسانیت کو بڑی بربریت کا سامنا کرنا پڑا۔ کل 286 دفعات اور 6 ضمیموں پر مشتمل اس معاہدے کی شرائط کے تحت آسٹریا، ہنگری کی سلطنت ختم کر دی گئی۔ آسٹریا نے چیکوسلواکیہ، پولینڈ اور یوگوسلاویہ کی خود مختاری کو تسلیم کیا۔ یہ وہ ریاستیں تھیں جن میں خود آسٹریا کے علاقے شامل تھے۔ اس کے علاوہ بھی آسٹریا کے بہت سے علاقے اتحادیوں نے آپس میں تقسیم کر لئے تھے۔ خاص طور پر ٹائیرول اٹلی کے حوالے کیا گیا۔ اس کے علاوہ معاہدے کی رو سے آسٹریا پر یہ شرط بھی عائد کی گئی کہ وہ جرمنی کے ساتھ نہ عارضی الحاق کرے گا اور نہ مکمل طور پر متحد یا ضم ہو گا۔ آسٹریا کے دفاع کو قابل تسخیر بنانے کی غرض سے اتحادیوں نے لاکھوں کی تعداد میں افواج رکھنے والے ملک کو صرف تیس ہزار فوج رکھنے کی اجازت دی۔ آسٹریا کی بندرگاہیں اتحادیوں نے آپس میں تقسیم کر لیں اور اب ان بندرگاہوں سے معاشی فوائد حاصل کرنے کی غرض سے خود آسٹریا کیلئے اتحادیوں کو محصول دینا لازمی قرار دیا گیا۔ آسٹریا کو بھاری تاوان جنگ ادا کرنے کا پابند کیا گیا۔ لیکن 1920ء تک جب آسٹریا مکمل طور پر دیوالیہ ہو گیا اور لوگوں کے لئے پیٹ کی آگ بجھانا بھی مشکل ہو گیا تو اتحادیوں نے ملکی نوادرات، صنعتیں اور زیر کاشت اراضی اونے پونے داموں فروخت کر کے یا پھر ان پر قبضہ کر کے تاوان نہ ملنے کی بھڑاس نکالی۔ الغرض اس معاہدے کی وجہ سے آسٹریا ایک چھوٹی سے جمہوریہ بن گیا، جس کے پاس نہ کوئی بندرگاہ تھی اور نہ دیگر معاشی ذرائع۔ اس کی آبادی اور رقبہ پرتگال سے بھی کم ہو کر رہ گیا تھا۔

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
طالب دعا: الحاج میاں قمر احمد

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ
فون: 212399
نوٹ
جمعۃ المبارک کو سٹور ر کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔
انشاءاللہ

بقیہ صفحہ 1

اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ نظارت ہذا میں ''صادقہ فضل سکالرشپ'' کے نام سے امسال ایک اور سکالرشپ کا اجراء کیا جا رہا ہے جس کے تحت وہ طلباء و طالبات جو ''میاں محمد صدیق بانی انعامی سکالرشپ'' سے انعام حاصل نہیں کر سکے ان کے لئے F.Sc پری انجینئرنگ گروپ میں بیس بیس ہزار روپے کے دو انعامات، F.Sc پری میڈیکل گروپ میں بیس بیس ہزار روپے کے دو انعامات اور جنرل گروپ میں بیس ہزار روپے کا ایک انعام رکھا گیا ہے۔ اس طرح اس سکیم کے تحت ہر سال بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔

اب تک کے موصولہ ریکارڈ کے مطابق ''صادقہ فضل سکالرشپ'' کا اپ ڈیٹ بھی ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے زائد نمبروں والے طلباء و طالبات صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کریں۔ پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔ ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ۔ محمد فاتح خان سیال ابن ارشاد اللہ خان سیال صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 940 لاہور بورڈ

☆ پری انجینئرنگ گروپ۔ نعمان احمد ابن محمد سعید صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 928 فیصل آباد بورڈ

☆ پری میڈیکل گروپ۔ فائزہ بشریٰ بنت اظہر نور صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 939 لاہور بورڈ

☆ پری میڈیکل گروپ۔ منزہ بٹ بنت محمد اشفاق بٹ صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 862 فیڈرل بورڈ

☆ جنرل گروپ۔ سارہ نعیم بنت ملک نعیم طارق صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 849 راولپنڈی بورڈ۔

نظارت تعلیم

معلومات درکار ہیں

وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو پاکستان کے کسی بھی ادارہ سے پی ایچ ڈی پروگرام میں Enrol ہیں وہ اپنی مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ (1) نام طالب علم (2) مکمل ایڈریس (3) مضمون جس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں (4) ادارہ کا نام (5) متفرق امور جس میں E-mail بھی شامل ہو۔

یہ تمام معلومات نظارت تعلیم کو اس ایڈریس پر ارسال کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ: 35460

فون نمبر: 04524-212473

E-mail:ntaleem@fsd.paknet.com.pk

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

☆ محترمہ خاور مقبول صاحبہ المعروف (امۃ الحفیظ خاور صاحبہ) وصیت نمبر 16321 زوجہ مکرم چوہدری ظفر الدین، مقبول احمد صاحب 74-B ساؤتھ سرکلر ایونیو فیز نمبر II ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی کا گزشتہ کئی سالوں سے دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے اگر موصیہ خود یا ان کے کوئی عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت کو موجودہ ایڈریس سے فوری مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 26۔ نومبر 2004ء

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:44
زوال آفتاب	11:56
وقت عصر	3:34
غروب آفتاب	5:07
وقت عشاء	6:33

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
شاہدرہ کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل 0320-4620481

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: سائیکل وغیرہ BMX+MTB بائیسکل اینڈ سپیئر پارٹس
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

Higher Education in Foreign Countries
We provide Services for study Visa in Europe, Canada, Australia.
Free Study in Germany/Sweden/Denmark.
Education Concern®
829-C Faisal Town Lahore (Near Akbar Chock)
Call: Farrukh Luqman. Cell: 0303-6476707 Office: 042-5177124
Email:edu_concern@cyber.net.Pk, URL:www.educoncern.tk

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL: 042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حنیف احمد

ماہر امراض ناک کان و گلہ
ماہر امراض بہرے پن کی آمد
ہر مہینہ کے پہلے اتوار کو صبح 9:00 تا 12:00 بجے
بہرے پن کے مریضوں کو آلہ سماعت لگائے جائیں گے
اور ناک، کان، گلے کے آپریشن کئے جائیں گے۔
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار روڈ ربوہ فون: 214499-213944

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سیٹھی ربڑ پارٹس
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پیج کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
04524-214510-04942-423173

C.P.L 29

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
Lt Col
Dr. Naseer Ahmed Malik TI(M)
Bsc (Pb), BDS (Pb) RDS,
CAE Align (USA), DOC (Canada)
Invite you at
COLONEL'S FAMILY DENTISTRY
For quality dental treatment with economical package under
proper Sterilization against HIV & Hepatitis B & C
For Appointments
Visit or call Ph:(042) 5880464
Cell:0300-4286349
Address:
25-Central Commercial Market,
C-Block, Model Town Lahore.

ڈیلر۔ فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہوں گے
فون: 7223347-7239347-7354873